© rasailojaraid.com

حیثیت نہیں رکھتے کہ جہاں سے مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے والی زہریلی ذہنیت کی فوجیں تربیت پا کر برآمد ہوا کرتی ہیں۔

جنرل پرویز مشرف، بیک وقت سات اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز ہیں، گویا ہفت کشور کے مالک ہیں ـــــ لیکن یہ جو کچھ ان کے عہدِ حکومت میں ہو رہا ہے، اس سے بظاہر تو یہی محسوس ہوتی ہے کہ اس ملک کے اداروں اور اس ملک کے مستقبل کا سودا طے پا رہا ہے۔ گنتی کی چند قادیانی بیوروکریٹس نے آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی مدد سے ایک ایسی بساط بچھائی ہے کہ جس پر ملک کے اسلامی تشخص، آئین، قانون، ملکی سلامتی، عدل و انصاف اور حب الوطنی کی حیثیت پٹے ہوئے مہروں کی سی بنا دی گئی ہے۔ جنرل صاحب! اس ملک کو، اس کی معیشت کو، اس کے تعلیمی شعبے کو اور اس کے انتظامی محکموں کو قادیانی شاطروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ نہ ایسا کبھی ہونے دیا گیا، نہ آئندہ ایسا ہوگا۔ کاش! آپ اس حقیقت سے، حالات کی ''زبانی'' واقف ہونے کی بجائے ملکی تاریخ کے پچاس سالہ واقعات کی ''زبانی'' واقف ہو جائیں۔ کیا جنرل صاحب کے عسکری پشتیبانوں، عدالتی مہربانوں اور انتظامی دربانوں میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو انہیں بتلا سکے کہ ''محمد کی غلامی دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے'' اور....... دین کے غداروں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غداروں کی ناز برداری، ملک کی غداری سے کہیں بڑھ کر بھیانک جرم ہے۔ ایک ایسا جرم، جس کی سزا جلد یا بدیر مل کے رہتی ہے۔

جنرل مشرف کا دورۂ بھارت

گزشتہ ماہ صدر مملکت جنرل مشرف نے بھارت کا طوفانی دورہ کیا۔ بھارت جانے سے پہلے وہ ملکی اور غیر ملکی ذرائع ابلاغ کا اہم ترین موضوع بنے رہے۔ اداریوں، کالموں، تجزیوں اور خبروں پر چھائے رہے۔ لیکن آنے کے بعد منظر یکسر تبدیل ہو گیا۔ انہوں نے بھارت پہنچ کر، مسئلہ کشمیر کو جس طرح اپنی جارحانہ گفتگو کا مرکز و محور بنایا، اس کے نتیجے میں پزیرائی اور تحسین فطری امر تھا۔ عوام نے ان کی گفتگو کے نتیجے میں جو امیدیں اور آرزوئیں ان سے وابستہ کی تھیں، مذاکرات کی ناکامی نے ان پر پانی پھیر دیا اور ملک کی سیاسی و قومی فضاء پر پھر مایوسیوں کے بادل چھا گئے۔ ہم نے گزشتہ شمارے میں بھی عرض کیا تھا کہ مذاکرات کے بے نتیجہ ہونے کے قوی امکانات ہیں۔ سو وہی ہوا، جس کا خدشہ تھا۔

بھارت مسئلہ کشمیر پر اپنی رائے کے علاوہ کوئی دوسری بات ماننا تو درکنار سننا بھی گوارا نہیں کرتا..... وہی ''اٹوٹ انگ'' کا دیا کھیان اور بھاشن۔ میڈیا نے جنرل صاحب کو ہیرو اور فاتح بتایا جبکہ عوام نے متاثر ہو کر انہیں ایک جری اور بہادر انسان قرار دیا...... مگر دن گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے جذبات سرد ہوتے گئے اور ان پر حزن و یاس کی اوس پڑتی چلی گئی۔ جرنیلی سیاست کے بعض باریک بین تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ خلقِ خدا کے خوف اور سیاسی جماعتوں کی حکومت مخالف تحریک کو ناکام بنانے کیلئے مذاکرات کو ناکام بنا دیا گیا۔

© rasailojaraid.com